بسم اللہ الرحمن الرحیم
امریکہ کی ریاست نیویارک میں چند دن قیام
مسٹر جیکسن کے ایک سوال کے سترہ جواب اور چند مناظر
بنام
مناظرہ نیویارک
از قلم
حضرت بابا جی پیر طریقت، رہبر شریعت فاتح عیسائیت
علامہ مولانا پیر ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال، پاکستان
شعبہ نشر و اشاعت جامعہ فریدیہ ساہیوال
فون: 4466685،4466985،4226285 فیکس: 4460985 انٹرنیٹ: www.jamiafaridia.org.pk

تمہید

الحمد للہ! اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے شروع سے ہی اسلامی نظریات وعقائداور فروغ اسلام کیلئے قوت گویائی بخشی اسلام اور عیسائیت کے عنوان سے ہزاروں رسائل و پمفلٹ کے چھاپنے کی سعادت سے نوازا۔ ہندوستان کے مشہور پادری عبدالحق سمیت پروفیسروں و پادریوں سے مناظرے ہوئے اور کامیابی سے نوازا گیا تحدیث نعمت کے طور پر یہ کہنے میں خوشی محسوس کررہاہوں کہ میرے تحریری ریکارڈ کے مطابق ۱۹۵۰ء سے لےکراس وقت تک پانچ ہزار کے لگ بھگ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے وللہ الحمد، پچھلے کئی سالوں سے یورپی مما لک میں تبلیغ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی وہاں کے غیر مسلموں کے قبول اسلام کا ذکر ماہنامہ انوارالفرید میں ہوتا رہا۔ اس مرتبہ میرے دورے میں انگلینڈ، سکاٹ لینڈ، ناروے کے علاوہ امریکہ بھی شامل تھا۔ اس میں عزیزوں حاجی اشفاق بشیر، زاہد مرزا، امجد علی، محمد حسین، محمد اقبال فریدی صاحبان کی محبت کو خاصہ دخل تھا۔ چنانچہ یورپ کے دورہ سے فارغ ہوکر 30 اگست کو امریکن ائیرلائن پر امریکہ روانہ ہوا۔ چوہدری محمد اسلم، حاجی محمد ریاض اور ساتھیوں نے ائیرپورٹ پر خدا حافظ کہا۔ دوران پرواز ایک نوجوان میری سیٹ پر آیا اور عربی زبان میں کہا کہ میں مسلمان ہوں میرے ذمہ آپ کو حلال کھانا پیش کرنا ہے۔ اس پر اللہ کا شکر ادا کیا کہ جہاز والوں کو میرے مسلمان ہونے کا احساس ہوا، ممکن ہے کہ ان کا یہ کوئی ایسا نظام ہو کہ تمام مسلمانوں کے لئے ایسا کیا جاتا ہو۔ جہاز کی آٹھ گھنٹہ کی مسلسل پرواز کے بعد یہ اعلان ہوا کہ ہم کچھ دیر بعد نیویارک کے اڈے پر اتر رہے ہیں۔ (یہ اعلان انگلش میں تھا جو کچھ مجھے بھی سمجھ میں آ گیا) مجھے فارسی کا ایک محاورہ یاد آ گیا ”داشتہ آید بکار گرچہ باشد زہر مار“ رکھی ہوئی شے کام آ ہی جاتی ہے۔ وہ زہر ہی

کیوں نہ ہو۔ مجھے بھی میری ٹوٹی پھوٹی انگلش کام آ گئی ائیر پورٹ سے باہر آیا تو احباب موجود تھے گلے ملے اور گھر لے گئے۔ دو تین دن بعد لوگوں کا آنا جانا ہوا مختلف مقامات سے جلسوں کی دعوتیں ملیں۔ نیویارک میں قیام کے دوران جو بڑا واقعہ پیش آیا اسے پہلے لکھ رہا ہوں یہاں پر بروکلین ایک جگہ ہے یہ شہر یہودیوں کا مرکز ہے یہاں پر ایک جلسہ ہوا جس کا تأثر لوگوں میں اچھا رہا جلسہ کی اچھائی کا تأثر پھیلتا پھیلتا ایک افریقی عیسائی عالم مسٹر جیکسن جوزف تک پہنچا۔ یہ اس تلاش میں لگ گئے کہ میں کہاں ٹھہرا ہوں۔ چنانچہ صاحب جلسہ صاحب خانہ چوہدری محمد یونس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں اس بندے (منظور احمد) کو ملنا چاہتا ہوں اور میں اس کے سامنے چند سوالات رکھنا چاہتا ہوں چنانچہ مسٹر جیکسن چوہدری محمد یونس صاحب کے ذریعے مکان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور یہ ایک ذہین فرد ہونے کے ساتھ ساتھ فوجی بھی تھے امریکی فوج میں رہ کر ویت نام کی جنگ میں حصہ لے چکے تھے فوجیوں کا مزاج انداز، طرز گفتگو عام لوگوں سے مختلف ہوتا ہے۔ مسٹر جیکسن اپنی پوری تیاری کے ساتھ اور بغیر وقت بتائے آئے۔ میں نے انہیں خوش آمدید کہا اور محبت سے ملا کہ وہ دور سے آئے ہیں۔ مہمان ہیں سائل ہیں۔ چوہدری محمد یونس فریدی نے کہا کہ یہ چند سوالات لے کر آئے ہیں اجازت دیں چنانچہ میرے اور ان کے درمیان چوہدری محمد یونس نے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے، اس ساری کاروائی کی ویڈیو کیسٹ تیار ہوئی اور سارا سامان خود ہی لے کر آئے تھے۔ اللہ کا شکر ہے کہ خالی ذہن ہونے کے باوجود ایک سوال کے سترہ جواب دیے جو انہوں نے مکمل توجہ اور غور سے سنے اور میرے جوابات پر کوئی بحث نہ کی اور نہ ہی انہیں مسترد کیا۔

مسٹر جیکسن جوزف کا پہلا سوال

مسٹر جیکسن جوزف کا پہلا سوال یہ تھا کہ آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے دنیا بھر کے انسان جنگیں لڑلڑ کر تھک ہار چکے ہیں مسلمانوں اور عیسائیوں نے بھی بہت جنگیں لڑیں ہیں مگر نتیجہ کچھ نہیں آج کوئی ایسا ضابطہ تیار کرنا چاہئے جس میں کم از کم مسلمان اور عیسائی تو نہ لڑیں اور امن کی زندگی گزاریں۔میں (جیکسن جوزف) نے یہ سوچا ہے کہ عیسائی تو حضرت محمد ﷺ کو دنیا کا رسول ہی نہیں مانتے اور نہ ہی قرآن شریف کو اپنی کتاب مانتے ہیں اس کے برعکس مسلمان تو حضرت عیسی کو اللہ کا سچا نبی مانتے ہیں اور انجیل شریف کو آسمانی کتاب بھی مانتے ہیں اور حضرت مریم کی پاکیزگی اور طہارت کے بھی قائل ہیں۔تو پھر عیسی علیہ السلام کو ہی بڑا اور عظیم قائد کیوں نہیں مانتے؟ کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگیں ختم ہوں اور دنیا امن کا گہوارہ بنے۔اگر حضرت محمد ﷺ کو دوسرے درجے پر مسلمان مانتے ہی رہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

پہلے سوال کا پہلا جواب

عزیز مسٹر جیکسن جوزف آپ کے اس سوال کے کئی جواب ہیں۔

امید ہے کہ توجہ سے سنیں گے۔ہم عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کے قائل، انجیل کے آسمانی کتاب ہونے کے معترف ہیں حضرت مریم کی پاکیزگی ہمارا عقیدہ ہے مگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو پوری انسانیت کیلیئے ہی عالمی ہیرو نہ ماننے میں کچھ وجوہات آڑے ہیں وہ سن لیں اور ان پر تبصرے کا آپ کو حق ہے ایک وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ سے آپ کی حیران کن ولادت باسعادت کا پتہ تو چلتا ہے مگر اس کے بعد تیس سال کی عمر تک اس درمیانی حصہ کے بارے میں انجیل مکمل طور پر خاموش ہے کہ زندگی کیسے

گزاری آپ کا بچپن کیسے گزرا جوانی میں قدم کیسے رکھا بس تیس سالہ زندگی میں پہنچ کر یکا یک معجزات کا سلسلہ شروع ہو گیا جبکہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کے یوم ولادت سے یوم وصال تک زندگی کا لمحہ لمحہ محفوظ ہے۔ جیسے کہ آپ کا مشہور مؤرخ مسٹر باڈلے بھی لکھتا ہے کہ ہمارے پاس موسیٰ علیہ السلام یا بدھ کا کوئی ریکارڈ نہیں ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا کوئی ریکارڈ نہیں ملتا ہے۔ جبکہ حضرت محمد کی زندگی کا بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے آخر تک ریکارڈ ملتا ہے۔ عزیز مسٹر جیکسن آپ خود سوچیں کہ ایسے حال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی زندگی کے لئے نمونہ کیسے منتخب کر سکتا ہوں ظاہر ہے کہ میرا آئیڈیل تو وہ ہوں گے جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ محفوظ ہے۔

دوسرا جواب

عزیزم مسٹر جوزف جیکسن اسی عنوان پر دوسرا جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے کہ مجھے اس دنیا میں رہ کر بیوی اور بچوں سے واسطہ ہے ان سے زندگی گزارنا ہے اس زندگی گزارنے میں مجھے قواعد وضوابط کی ضرورت ہے کہ ان کے رہنے سہنے کیلئے کیا کروں ان سے حسن سلوک کا کیا طریقہ ہے ۔ بیوی کو نوکر کی حیثیت دوں یا گھر کی ملکہ کی ، یا بے تکلف دوست کی ، بچوں کی تربیت کیسے کروں ان کی بیاہ شادی کے مسائل کیسے حل کروں۔ مجھے ان معاملات میں راہنمائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ سے نہیں ملتی کیونکہ آپ نے شادی ہی نہیں کی مجھے مکمل راہنمائی حضور ﷺ کے اسوہ سے ملتی ہے لہذا میں انہی کو اپنا عظیم قائد نمونہ ماننے پر مجبور ہوں۔

(اس جواب کا انگلش میں ترجمہ انہیں سنایا گیا اور وہ خاموش رہے)

تیسرا جواب

عزیز مسٹر جیکسن جوزف اس عنوان پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں تاجر بھی ہو سکتا ہے اور امور تجارت کے متعلق بہت سے سوال ہیں مال کیسے خریدا جائے، کیسا خریدا جائے پھر خریداری کے وقت کون سے اصول کو پیش نظر رکھوں بیچا کیسے جائے، بیچتے وقت کون سے قواعد وضوابط کا پاس کیا جائے۔ گاہک سے کیسا سلوک کیا جائے؟ جب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ میں دیکھتا ہوں تو اس سلسلہ میں انجیل مکمل خاموش دکھائی دیتی ہے اور اس کے اصول، قواعد وضوابط قطعی ناپید ہیں مجھے تو تاجرانہ زندگی گزارنے کیلئے کوئی واضح اور کھلا نمونہ درکار تھا۔ اور وہ نمونہ حضرت سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ حضور سید دو عالم ﷺ ہمارے آقا و مولیٰ ہیں اب اس کھلی واضح دلیل کے ہوتے ہوئے ان کی ذات والا صفات کو نظر انداز کیسے کر سکتا ہوں اور انکی جگہ دوسرے کو کیسے دے سکتا ہوں۔ (مسٹر جیکسن کو انگلش میں اس کا ترجمہ سنایا گیا اور وہ خاموش رہے)

چوتھا جواب

عزیز مسٹر جیکسن جوزف حضور ﷺ کو ہم پوری انسانیت کا قائد مانتے ہین اور یہ صفت کسی دوسرے کو دینے کیلئے تیار نہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انسان کو فطری طور پر اپنے رب کے پیاروں سے پیار ہے وہ اپنے رب کے پیاروں سے پیار کرتا ہے ان کے باغیوں سے لڑتا ہے اسکی وفاداری کا تقاضا بھی ہے کہ اگر کوئی میرے رب کو گالی دیتا ہے اور گستاخ ہے تو کیا میں خاموشی سے یہ سب کچھ سن لوں یا وفاداری کرتے ہوئے ان سے لڑوں اس ضمن میں مجھے عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں کچھ نظر نہیں آتا کہ آپ نے اپنے رب کے باغیوں سے ٹکر لی ہو حالانکہ خدا کے ساتھ یہود کی بغاوت قدم قدم پر ہے اس کے بر

عکس ہمارے رسول ﷺ کی پاک زندگی بالکل مختلف دکھائی دیتی ہے آپ نے اپنے رب کے باغیوں سے صف آراء ہونے اپنے رب کے نام پر جانیں قربان کرنے کا طریقہ سکھایا اور بحیثیت چیف آرمی کے دشمنِ خدا سے جنگ لڑنے کے قواعد وضوابط مرتب فرمائے اس طرح اب قیامت تک اپنے رب کے وفادار اپنے رب کے باغیوں سے صف آراء ہوتے رہیں گے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس حیات مبارکہ میں یہ صورت دکھائی نہیں دیتی تو میں انہیں عالمی ہیرو پوری انسانیت کا رہنما کیسے کہہ دوں۔ رب تعالیٰ سے وفاداری کا ثبوت حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ملتا ہے اور کہیں نہیں ملتا۔ (مسٹر جیکسن کو انگلش میں ترجمہ سنایا گیا اور وہ حیرت میں گم ہو گئے)

پانچواں جواب

عزیزم مسٹر جیکسن جوزف اس ضمن میں مزید یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ انسان دنیا میں کسی وقت حکمران بھی ہو سکتا ہے اب ملک کا سربراہ بن کر اس ملک کو کیسے چلائے؟ حکمرانی کے قواعد وضوابط کیا ہیں؟ اب کیسے پتہ چلے کہ غیر ملکوں سے رابطہ کیسے کرنا ہے وہاں پر اپنے سفیروں کو کیا کیا ہدایات دے کر بھیجنا ہے؟ ان سفیروں نے وہاں جا کر خدمات کیسے سرانجام دینا ہے؟ دوسرے ملکوں کو وفود بھیجنے کی ترتیب کیسے ہو؟ وہاں سے آنے والے وفود کا استقبال ہو یا نہ؟ ان سے گفتگو کا انداز کیا ہو؟ ملکوں سے تجارتی سطح پر لین دین کا معاملہ کیسے نبھایا جائے؟ ہزاروں مسائل ہیں اس سلسلہ میں بھی عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ خاموش دکھائی دیتی ہے کہ آپ نے بحیثیت حکمران وقت گزارا ہی نہیں بلکہ یہود کی حکمرانی میں رہے اسکے برعکس حضور ﷺ کی حیات طیبہ سے اس سلسلہ میں پوری راہنمائی ملتی ہے اب آپ ہی سوچیں کہ پوری انسانیت کیلئے عیسیٰ علیہ السلام کو عالمی راہنما کیسے مانا جائے۔

چھٹا جواب

مسٹر جیکسن انسان دنیا مین رہ کر کسی وقت جسٹس بھی ہوسکتا ہے ۔ چیف جسٹس بھی ہوسکتا ہے ۔ میں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ پر نظر دوڑائی ہے ۔مگر کہیں نظر نہیں آیا کہ آپ نے بطور جسٹس، چیف جسٹس کسی عدالت میں فیصلے سنائے ہوں ۔انجیل بھی اس ضمن میں مکمل خاموش ہے ۔اگر کہیں چھوٹا موٹا فیصلہ نظر آتا ہے تو وہ بھی بطور جسٹس کے نہیں بلکہ نجی تعلقات میں خدام میں دکھائی دیتا ہے ۔ جسے دنیا کیلئے بطور نمونہ پیش نہیں کیا جاسکتا ہے ۔اس کے برعکس حضور ﷺ کی حیات طیبہ کو دیکھتے ہیں تو وہ چیف جسٹس سے متعلقہ ہزاروں مسائل کی راہنمائی کرتی ہے ۔اب آپ ہی بتائیں کائنات کیلئے عالمی راہبر کسے مانیں اس ضمن میں بھی میرے لئے نمونہ میرے رسول ﷺ ہیں ۔ (انگلش میں ترجمہ سنا دیا گیا اور وہ گہری سوچ میں رہے)

ساتواں جواب

مسٹر جیکسن حضور ﷺ کے عالمی راہنما ہونے کے سلسلہ میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ کا اپنے رب سے جو پیار تھا وہ کہیں اور نہیں پایا جاتا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب سے دعا مانگنا وہ انجیل سے ثابت ہے ۔مگر دعائیہ کلمات ''الفاظ'' ان کا کیف نظر نہیں آتا اس کے برعکس ہمارے رسول حضور ﷺ کی دعاؤں کے الفاظ انداز آج تک آفتاب سے بھی زیادہ درخشاں اور روشن دکھائی دیتے ہیں ۔ ادعیہ ماثورہ کی تفصیل ضخیم کتابوں میں آج بھی مل رہی ہے ۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے نہیں تھی غرض کہ حضور ﷺ بحیثیت باپ، شوہر، تاجر، حاکم، مرشد، مربی، عابد وغیرہ سبھی کیلئے ایک عظیم اور حسین نمونہ ہیں جس کا جواب نہیں کسی دوسرے کو یہ مقام نہیں دیا جاسکتا ہے

آٹھواں جواب

عزیز جیکسن ! اس ضمن میں ایک بات اور بھی کہہ سکتا ہوں ۔ موسیٰ ، عیسیٰ علیہم السلام یہ دونوں نبی صرف بنی اسرائیل کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے ۔ اور صرف بنی اسرائیل کی ہی خدمات انجام دیں موسیٰ علیہ السلام نے صرف اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہی فرعون سے نجات دلوائی ۔ اپنی قوم کو چھ لاکھ فرعونیوں کو ڈبو کر بچایا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے وعظ و تبلیغ کو صرف بنی اسرائیل تک ہی محدود رکھا۔ جیسے انجیل میں آج بھی موجود ہے میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کیلئے بھیجا گیا ہوں '' اس عنوان کو انجیل نے دوسری جگہ اس طرح بیان کیا '' اسرائیل کے لڑکوں کی روٹی کتوں کو نہیں دی جا سکتی '' بنی اسرائیل کی روٹی تورات انجیل کی تعلیم ہے اور تمام غیر اسرائیلی کہتے ہیں مسٹر جیکسن غور کریں ان انبیاء علیہم السلام کا دائرہ تبلیغ کس قدر محدود ہے ۔ اس کے برعکس ہمارے رسول ﷺ کی حیات طیبہ کا نقشہ بالکل مختلف دکھائی دیتا ہے ۔ روم سے صہیب ، حبش سے بلال ، فارس سے سلمان ہدایت حاصل کر کے اقوام عالم کے راہنما بن جاتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں حضور ﷺ نے خود فرمایا '' انی ارسلت الی الخلق کافہ '' بلاشبہ میں پوری کائنات کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں ۔ اتنا بڑا دعویٰ بنی اسرائیل کے کسی نبی نے نہیں کیا ۔ اتنا بڑا دعویٰ وہی کرے جس نے رنگ ، بو، نسل و جغرافیہ کی زنجیروں کو توڑ دیا ہو ۔ اور وہ صرف اور صرف ہمارے رسول ﷺ ہی ہیں ۔ اور وہ اس لائق ہیں کہ انہیں کائنات بھر کا امام اور رسول مانا جائے ۔

(انگلش میں ترجمہ کر دیا گیا اور وہ خاموش رہے)

نواں جواب

پوری انسانیت کو ایک اور وجہ نے بھی مجبور کر دیا ہے کہ وہ عالمی راہنما صرف اور صرف حضور ﷺ کو ہی مانیں۔ حضور ﷺ پر اترنے والی کتاب قرآن ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کیلئے صحابہ کی عظیم جماعت تیار ہوئی۔ آج اس لاجواب کتاب کے لاکھوں حفاظ موجود ہیں۔ جبکہ پورے یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیاء میں کہیں بھی بائبل کا ایک حافظ بھی نہیں مل سکے گا۔ یہ مبارک کتاب سال بھر میں کروڑوں مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ جبکہ بائبل سال بھر میں ایک مرتبہ بھی ختم نہیں کی جاتی۔ حضور ﷺ پر اترنے والی یہ کتاب قرآن پاک اس وقت سے آج تک ایک ہی ہے۔ بڑھاؤ، گھٹاؤ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ دنیا بھر میں بائبل کا بڑھاؤ گھٹاؤ واضح ہے۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں کی کتابوں میں کئی کئی بابوں کا فرق ہے۔ جس سے کسی عقل مند کو انکار کی گنجائش ہی نہیں۔ جیسے اس کتاب کا جواب نہیں ایسے جن پر یہ کتاب نازل ہوئی وہ بھی اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ایسے واضح دلائل کے ہوتے ہوئے میں کسی اور کو عالمی قائد یا عالمی راہنما کیسے مان لوں۔ (مسٹر جیکسن کو انگلش ترجمہ سنا دیا گیا وہ بدستور خاموش رہے۔)

دسواں جواب

مسٹر جیکسن حضور ﷺ کو عالمی عظیم اور آخری راہنما ماننے کی ایک وجہ اور بھی نمایاں ہے، کہ آپ کے خدام صحابہ، تابعین میں وہ ایثار اور جانفشانی وہ عقیدت موجود ہے جو کسی دوسرے راہنما کے حواریوں میں قطعی ناپید ا ہے، جیسے کہ انجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے کردار کو واضح کیا ہے شروع کی دو صدیوں

کے قریبا پانچ لاکھ افراد کی زندگی محفوظ کردی گئی کہ عظیم رہنما، عظیم قائد، عظیم نبی ﷺ کی حیات طیبہ کی حفاظت ہوتی ہے میرے اس دعوے پر اسماء الرجال کی ضخیم کتابیں شاہد ہیں اور حضور ﷺ کے ہر ارشاد کا ہر فقرہ سند متصل رکھتا ہے۔ کہ اپنے سے لے کر حضور ﷺ تک ہر فرد کی زندگی کے شب و روز اس کی ذہانت اس کے تقویٰ تک کا علم ہو سکتا ہے۔ جو کسی دوسرے قائد کے خدام میں قطعی ناپید ہے خصوصا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے جو آپ سے سلوک کیا وہ آپ پر اچھی طرح واضح ہے۔ اور جو حضور ﷺ کے غلاموں نے جان نثاری کی وہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔

(مسٹر جیکسن کو انگلش میں ترجمہ سنادیا گیا جس پر انہوں نے خاموشی رکھی۔)

گیارہواں جواب

مسٹر جیکسن اس عنوان پر ایک اور بات بھی کہتا جاؤں اگر چہ آپ کو افضل و اعلیٰ ماننے میں آپ کا ہر عمل دلیل ہے مگر ایک کام آپ کی رواداری بھی ہے جس سے پوری انسانیت متأثر ہے اور یہ انداز رواداری دنیا بھر کے کسی قائد میں دکھائی نہیں دیتا۔ رواداری کے دو پہلو ہیں۔ اپنوں سے رواداری اور غیروں سے رواداری۔ حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں دونوں پہلو بدرجہ اتم موجود ہیں۔ فتح مکہ پر دشمنوں سے درگزر، معافی رواداری کی بڑی دلیل ہے۔ ان لوگوں پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے جو اس دلیل کے ہوتے بھی حضور ﷺ کو منتقم (بدلہ لینے والا) بادشاہ تصور کرتے ہیں۔ مشہور مؤرخ انگریز مسٹر مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب ''دی ہنڈرڈ مین'' میں آپ کی حیات کی رواداری، اخلاق اور انسانی ہمدردی کے واقعات کو کھل کر لکھا ہے۔ حضور ﷺ نے غیر مسلموں سے اپنی رواداری کو ایک مقام پر اس طرح

بیان فرمایا ہے کہ ’’ جس نے اسلامی مملکت میں کسی غیر مسلم کو تکلیف پہنچائی میں قیامت کے دن اس سے مقدمہ لڑوں گا ‘‘(او کما قال ﷺ)ایک اور مقام پر یہی عنوان اس طرح ملتا ہے ۔’’ اسلامی مملکت میں غیر مسلم کو قتل کرنے والے پر جنت حرام ہو گی کہ مرنے والا ذمی تھا ‘‘ کچھ لوگوں نے اسلام پر الزام لگایا ہے کہ اسلام میں جبر ہے یہ الزام قطعی جھوٹا اور غلط ہے قرآن مقدس کا واضح ارشاد موجود ہے ’’لا اکراہ فی الدین ‘‘ کہ دین میں جبر نہیں اعلان نبوت کے بعد ہجرت تک مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ زندگی میں سینکڑوں لوگ اسلام لائے اس وقت تو تلوار اٹھانے کا حکم بھی نہ تھا۔حضور ﷺ کی رواداری کا عنوان ایک جگہ اس طرح ملتا ہے کہ فتح مکہ کے دن سعد بن عبادہ نے جذبات میں آکر نعرہ لگایا الیوم یوم الملحمۃ آج کا دن جنگ کا دن ہے۔ ابو سفیان نے شکایت کی تو آپ نے حضرت سعد کو بلایا اور ان کا نعرہ بدل دیا۔فرمایا نعرہ لگانا ہے تو یہ کہو ’’ الیوم یوم المرحمۃ‘‘ آج کا دن رحمت ، پیار، محبت کا دن ہے۔مسٹر جیکسن یہ اوصاف جمیلہ کسی دوسرے قائد راہنما میں نظر نہیں آتے۔تو انہیں عالمی قائد مان کیسے لوں؟

(انگلش میں ترجمہ سنا دیا گیا)

بارھواں جواب

حضور ﷺ کے عظیم قائد، عظیم راہنما، عظیم رسول ہونے کی ایک وجہ اور بھی سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نظام ایسا لائے جس میں سلامتی ہے امن ہے جیسے لفظ اسلام سے سلامتی لفظ ایمان سے امن کا درس مل رہا ہے۔مسٹر جیکسن یہ دلیل میں نے ۱۹۵۵ء میں ہندوستان کے ایک فاضل پادری عبدالحق کو بھی پیش کی تھی یہ

پادری ہندوستان کے ایک مشہور مدرسہ سے سند لے کر مرتد ہو گیا تھا۔ وہ یہ ہے کہ کسی کی موت کے بعد اس کی جائیداد کی تقسیم کیسے ہو؟ کیا سب کچھ بڑا بیٹا ہی لے یا کوئی دوسرا جو طاقت ور ہو چھین لے اور باقی سب اولاد کو محروم کر دے اس سلسلہ میں میں نے مسیح علیہ السلام کے نظام کو دیکھا تو وہ خاموش ہے انجیل نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا پوری دنیا مسیحیت میں اس وقت اس سلسلہ میں انسانوں کے بنائے ہوئے اصولوں سے سہارا لیا جا رہا ہے۔ اسلام ہی وہ نظام ہے جس نے تفصیل سے مرنے والے کے وارثوں کو حصے تقسیم کر دیئے ہیں کہ امن رہے سلامتی رہے، نظام کا لاجواب ہونا قائد کے لاجواب ہونے کی دلیل ہے۔

(مسٹر جیکسن کو انگلش ترجمہ سنایا گیا اور وہ سر ہلاتے رہے)

تیرہواں جواب

عزیز مسٹر جیکسن حضور ﷺ کے افضل واعلیٰ اور عظیم نبی اور عالمی راہنما ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ کے لائے ہوئے نظام حیات میں ایک عمل مساوات (برابری) بھی ہے جو عیسائیت سمیت دنیا کے کسی مذہب میں بھی نہیں پایا جاتا مساوات کا معنی برابری ہے کہ قانون کے کٹہرے میں سب یکساں دکھائی دیں اس میں نہ گورے کا امتیاز ہو نہ کالے کا عالم جاہل مالدار غریب تمام برابر نظر آئیں یہ صورت حال صرف اور صرف حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام میں ہی ہے جو حضور ﷺ کی عظمت کی واضح دلیل ہے۔ برطانیہ کے جھنڈے میں سکاٹ لینڈ، آئر لینڈ شامل ہیں مگر ان خطوں کا کوئی فرد وزیر اعظم نہیں بن سکتا رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ دو مذہبی طبقے رہ رہے ہیں مگر کیتھولک وزارت عظمیٰ نہیں لے سکتا آپ

جانتے ہیں عیسائیت میں دیسی ولایتی عیسائیوں میں فرق ہے عیسائیت میں کوئی دیسی عیسائی پوپ کا درجہ حاصل نہیں کرسکتا۔اس کے برعکس اسلام میں حبش سے بلال، روم سے صہیب، فارس سے سلمان دنیا بھر کے مقتداء ورہنما بنے ہیں اسلام میں مساوات کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

☆ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر مقدمہ ہوا اور آپ مدعیٰ علیہ کی حیثیت سے قاضی کی عدالت میں گئے ہیں (مساوات ہے)

☆ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے گورنر مصر عمر بن عاص کی شکایت کی گئی تو آپ نے فوراً محمد بن مسلمہ کو حساب آڈٹ کرنے کیلئے بھیجا اور کسی قسم کی رعایت نہیں برتی گئی۔

☆ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے مسئلہ مساوات کو شاندار طریقہ سے نمایا کیا ہے۔مصر کے گورنر عیاض بن غنم کی شکایت آئی کہ انہوں نے خلیفہ وقت کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔آپ کو عدالت میں بلایا گیا ان کے آنے سے پہلے موٹا جبہ اور چند بکریاں منگوالیں جونہی گورنر صاحب آئے تو فرمایا جاؤ یہ جبہ پہنو، ڈنڈا پکڑو اور یہ بکریاں چراؤ،تمہارا باپ عیاض یہی کام کرتا تھا۔(مساوات ہے)

☆ حج کے موقعہ پر ایک گورنر کی شکایت ہوئی کہ انہوں نے کسی کو بلاوجہ مارا ہے تو اس کے بعد گورنر صاحب کو حکم دیا گیا کہ آپ بھی اسی طرح مار کھانے کو تیار ہو جائیں۔پھر مدعی کو رحم آگیا اور معاف کر دیا تو سزا معاف ہوئی۔

☆ سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ ایک علاقہ کے گورنر ہیں ان کے متعلق یہ شکایات ملیں

۱۔ رات کو نماز مغرب کے بعد دروازہ بند کر لیتے ہیں۔

۲۔ دفتر دیر سے پہنچتے ہیں سائلین پریشان ہوتے ہیں۔

۳۔ ہفتہ میں ایک دن چھٹی کرتے ہیں جس سے لوگ پریشان ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض اوقات دفتر میں بے ہوش ہوجاتے ہیں تو سارا دفتری نظام معطل ہو جاتا ہے، یہ اپنا علاج کرائیں۔

خلیفۃ المسلمین سیدنا فاروق اعظم نے گورنر صاحب کو وہیں بلا لیا اور جواب دینے کا حکم دیا تو آپ نے مدعی علیہ کی حیثیت سے ترتیب وار جوابات دئے۔

۱۔ دن بندوں کیلئے ہے اور رات خدا کیلئے رکھی ہے کہ عبادت کرسکوں

۲۔ دفتر اس لئے دیر سے پہنچتا ہوں کہ بچوں کیلئے ناشتہ خود تیار کرتا ہوں ملازم نہیں ہے۔

۳۔ ہفتہ میں چھٹی ایک دن اس لئے کرتا ہوں کہ اپنے کپڑے خود دھوتا ہوں کپڑوں کا جوڑا ایک ہی ہے۔

۴۔ بے ہوش ہونے کی وجہ میری کوئی بیماری نہیں بلکہ جب کبھی سیدنا خبیب کی موت یاد آتی ہے تو یہ حالت ہوجاتی ہے، اب لوگ مطمئن ہوئے ایک ٹیم کو حکم دیا گیا سعید کے علاقہ میں زکوۃ کے مستحقین کی فہرست بناؤ۔ جب خلیفۃ المسلمین کو فہرست دی گئی تو سر فہرست علاقہ کے گورنر حضرت سعید کا نام تھا۔

چودھواں جواب

حضور ﷺ کے لاجواب اور عظیم راہنما ہونے کی ہزاروں وجوہات میں سے ایک یہ بھی دکھائی دیتی ہے کہ آپ کا لایا ہوا دین، دین وحدت ہے اسلام نے مندرجہ ذیل 8 نکات پر پوری انسانیت کو دعوت دی ہے اور برابر جانا ہے اور یہ خوبی دنیا بھر کے کسی دین میں نہیں پائی جاتی۔

قومیت ،نسل ، دین ، قانونی سلوک ، روحانیت ، سیاسی حقوق ، عدل و انصاف ،زبان، ، ہرشخص ان نکات پر اپنے حلقہ میں رہ کر تعلقات استوار کرسکتا ہے اور پوری دنیا کے لوگوں سے خوشگوار زندگی گزارسکتا ہے،اور یہ ضابطہ وحدت عیسائیت سمیت دنیا بھر کے کسی دین میں نہیں پایا جاتا۔(انگلش ترجمہ سنا دینے کے بعد)

پندرھواں جواب

مسٹر جوزف ! حضور ﷺ کو افضل و اعلیٰ اور عالمی راہنما ماننے کے سلسلہ میں ایک بات اور بھی سامنے آتی ہے آپ کے لائے ہوئے دین میں پاکیز گی یا نفاست ،صفائی اور عبادت کا نظام لا جواب ہے ہمارے رسول ﷺ پر اترنے والا پہلا حکم اقراء پڑھنے کے متعلق ہے اور دوسرا حکم **وثیابك فطھر** ، پاک صاف رہنے کا ہے شائد آپ تو یہ بھی نہ بتا سکیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر پہلا حکم کونسا اترا ہے اور دوسرا کونسا ہے اور وہ دونوں حکم تھے کیا؟ مومن کا سحری میں بیدار ہوکر اپنے رب سے راز و نیاز ،ایک دن میں پانچ وقت نماز ،اور اس میں عجز وانکساری کا انداز رکوع وسجود کا لطف اور ان تسبیحات کے گنگنانے کا جواب نہیں ۔ پنجگانہ نمازوں میں اذان کے ذریعہ سے اپنے رب کی بڑائی کا چرچا لوگوں کو نماز کی دعوت ،عبادت کے ساتھ ساتھ پانچوں وقت لوگوں کا دکھ سکھ میں شریک ہونا اور کسی کی موت وحیات سے باخبر رہنا۔لوگوں میں اجتماعی زندگی کا شعور پیدا کرنا یہ ایسا انداز عبادت ہے ۔ جس کا جواب کسی دین مین بھی نہیں پایا جاتا یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہم پانچوں وقت سر بسجود ہو کر نیاز مند ثابت ہوتے ہیں ۔ جبکہ مسیحیت کے دعویدار ایک ہفتہ کے بعد اتوار کو بھی نہیں آتے ۔ لوگ گھنٹیاں بجا بجا کر تھک ہار جاتے اور یہ گھنٹیاں گھنٹوں تک بجتی رہتی

ہیں ادھر اذان چند منٹوں بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اور چند منٹ بعد ہی مساجد بھر جاتی ہیں ۔ مجھے فطرت مجبور کرتی ہے میں ایسے راہنما کو ہی عالمی راہنما مانوں۔

(انگلش ترجمہ اسے سنایا گیا وہ حسب سابق خاموش رہے)

سولہواں جواب

مسٹر جیکسن اس عنوان کے تحت ایک وجہ اور بھی سامنے آتی ہے کہ حضور ﷺ کا لایا ہوا نظام حیات صاف ستھرا اور واضح اور کھلا ہے جس میں کسی قسم کا ابہام نہیں مثلاً قرآن حکیم نے محرمات کا ذکر نہائت صاف اور واضح کیا ہے محرمات سے مراد وہ خواتین ہیں جن سے نکاح کرنے کو حرام قرار دیدیا ہے جیسے ماں، بیٹی، بہن خالہ پھوپھی، بھانجی بھتیجی ان سے کسی بھی صورت ازدواجی تعلقات کو حرام فرما دیا گیا ہے جبکہ اس قسم کی کھلی تفصیل اور واضح بیاں سے انجیل مکمل خاموش ہے، محض غیرت یا ملکی قوانین کا سہارا لیا گیا ہے۔ اندریں حالات حضور ﷺ کو عالمی قائد، عظیم راہنما مانے بغیر چارہ نہیں۔

سترہواں جواب

عزیز مسٹر جیکسن ! آپ کے اس سوال کا ایک جواب اور بھی ہے یہ آپ چاہتے ہیں مسلم عیسائی ایک ہو جائیں تا کہ دنیا سے لڑائیاں ختم ہوں اور آپ نے ہم مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا بھر کا امام قائد اور رسول مان لیں کہ ہم ان کے نبی ہونے کے تو پہلے ہی قائل ہیں، ہماری رواداری تو آپ مانتے ہیں کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں اب دیانت انصاف، اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ آپ بھی ایک قدم آگے بڑھائیں اور ہمارے رسول ﷺ کر رسول اور نبی مانیں

تا کہ ہم دونوں گروہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں اب تو اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے گیند آپ کی جیب میں ہے۔ میرے ان جوابات پر بار بار غور کریں اور پھر میری محبت اور دیانت داری کو دیکھیں کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو کس قدر محبت سے دیکھتا ہوں اور مانتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں آپ بھی ذرا ہمت و حوصلہ کر کے میرے رسول پاک ﷺ کے بارہ میں اپنے نظریات کا اظہار کر دیں کہ جھگڑا ختم ہو جائیگا۔ اور ہم دونوں گروہ متحد ہو کر یہودیت اور باقی دشمنوں سے لڑ سکیں، آپ کے باقی مسائل عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا، خدا کا بیٹا ہونا، مصلوب ہونا، تثلیث کا عقیدہ، سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا کنیز ہونا، حضرت اسحاق کا ذبیح ہونا اور انہیں سیدنا ابراہیم کی برکات سے محروم قرار دینا ایسے سبھی اختلافی مسائل پر میری کتاب ''آئینہ حق'' چھپ چکی ہے جس کا انگلش ترجمہ کیا جا رہا ہے آپ کیلئے اس کا مطالعہ مفید رہے گا بشرطیکہ اخلاص ہو۔

لطیفہ

دو گھنٹہ کی طویل گفتگو کے بعد نماز ظہر کا وقت بھی ہو گیا اور میں نے دوسری جگہ حاجی محمد حسین فریدی کے وہاں ایک محفل میں بھی شامل ہونا تھا میں نے ہی مسٹر جیکسن سے کہا اب کچھ وقت میں نماز پڑھ لوں اور دوسری جگہ حسب وعدہ حاضری دے لوں اس پر مزید تبصرہ اور آپ کے دوسرے سوالوں کے جوابات دوسری محفل میں ہو جائیں گے۔ اختتام محفل پر میں نے خود انہیں چائے پیش کی جس پر وہ متاثر ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔ یہاں پر یہ لطیفہ بھی یاد آیا مسٹر جوزف نے اس وقت ایسی شرٹ پہن رکھی تھی جو شیر کی تصاویر سے بھری ہوئی تھی نہ معلوم اس میں کیا راز تھا یہ لباس ان کا معمول کے مطابق تھا یا اس سے اپنی ہیبت ظاہر کرنا مقصود تھا میں نے کہا مسٹر جیکسن مجھے آپ کی حالت پر رحم آ رہا ہے اور پریشان ہوں

کہ اتنے خونخوار شیر آپ پر مسلط کیوں ہیں؟ اور آپ کے کس جرم کی سزا میں آپ کا گوشت نوچ رہے ہیں؟ میں نے کہا مسٹر جوزف یقین جانیں اگر میری اور آپ کی دوستی پکی ہوگئی تو یہ چند شیر تو کیا دنیا بھر کے درندے بھی آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ جب انہیں انگلش میں یہ لطیفہ سنایا گیا تو وہ سخت پریشان دکھائی دیتے تھے اگرچہ کچھ ہنسے ہیں چند قدم تک جا کر میں نے انہیں الوداع کیا تو انہوں نے چوہدری یونس کو بتایا کہ وہ متأثر جا رہے ہیں اور میں یہ وڈیو اپنے دوستوں کو دکھاؤں گا اور ہم ان دلائل پر تبصرہ کریں گے دوسرے سوالات پھر کسی موقعہ پر ہوں گے۔ 15 ستمبر کو بروکلین سے چوہدری یونس فریدی کا فون ملا کہ پادری جیکسن جوزف آپ کو ملنے پاکستان آنا چاہتے ہیں۔

متفرقات

نیو یارک چند دن قیام میں دینی خدمات کے عنوان سے مختلف مساجد اسلامک سنٹروں میں کم و بیش پندرہ چھوٹے بڑے جلسوں سے خطاب کا موقعہ ملا صداقت اسلام، حقانیت قرآن حکیم، رضاء الٰہی کی اہمیت، روح کی غذا، حقوق العباد کی ادائیگی، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، درگزر، معافی ایسے عنوان چلتے رہے۔ جو کامیاب ثابت ہوئے حاجی اشفاق بشیر صاحب نے ہمت کی اور ہر تقریر کے کیسٹ جلدی جلدی تیار کر کے اجتماعات میں سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کئے۔

وعظ کا لطف

وعظ کرنے میں ہر جگہ ہی ذوق رہا مگر نیو جرسی کی ایک بڑی مسجد میں خاص طور پر سبھی پر کیف طاری ہوا، حال ہی میں دس لاکھ ڈالر میں یہودیوں سے یہ جگہ

خریدی گئی ہے یہ یہودیوں کی درسگاہ تھی اورعبادت گاہ بھی یہ اس کی افتتاحی تقریب تھی یہاں حضور ﷺ کا ذکر خیر کرتے ہوئے دلی سکون محسوس ہوا۔ وللہ الحمد کسی یہودی درسگاہ کو دیکھنے کا میرا پہلا موقعہ تھا گرجاؤں، مندروں، دھرم سالوں کو توکئی بار دیکھ چکا تھا اور وہاں حق کہہ چکا تھا۔

اقوام متحدہ کے دفتر سے نفرت

نیوجرسی کو جاتے ہوئے سٹی نیویارک سے گذر ہوا تو ساتھیوں نے کہا یہ سامنے اقوام متحدہ کا دفتر ہے تو میں نے لاحول اور استغفار پڑھا ایک صاحب نے نفرت کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا یہ دفتر مسلمانوں کی قتل گاہ ہے یہ ادارہ عراق، لیبیا میں ہزاروں بچوں کی ہلاکت کا ذمہ دار ہے یہی ادارہ فلسطینیوں کے قتل عام کا باعث ہے یہی ادارہ آجکل افغانستان کی معاشی حالت کی بربادی کا سبب بنا ہوا ہے۔

سب سے اچھا شہر مدینہ منورہ ہے

نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور دوسرے عظیم محلات اور کروڑوں ڈالروں سے سجی ہوئی دکانات سے گذرتے ہوئے ایک ساتھی نے پوچھا بابا جی آپ نے بڑا لمبا دورہ کیا کئی ملک دیکھے سب سے اچھا شہر کون سا ہے؟ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ فوری طور پر زبان پر علامہ اقبال مرحوم کا شعر آ گیا۔

؎ خاک طیبہ از دو عالم بہتر است
اے خنک شہرے کہ دورے دلبر است

مدینہ منورہ کی خاک پاک پوری کائنات سے بہتر ہے وہی شہر مبارک و خوبصورت ہے جس میں دلبر ﷺ رہتے ہیں۔ دوسرے ساتھی نے کہا مدینہ منورہ کے

بعد دوسرا شہر کون سا ہے یہ بھی بتا دیں تو بے ساختہ زبان سے نکلا پاکپتن شریف کہ میرے نزدیک اسی شہر سے راستہ مدینہ منورہ کو جاتا ہے اور یہ راستہ بہت مختصر ہے اور مجھے تو اسی راہ سے مدینہ منورہ ملا میرے اس جواب کی تفصیل میری کتاب ''مدینۃ الرسول'' میں ملک امیر محمد خان گورنر پنجاب کی ایک ملاقات کے ذکر سے ملتی ہے جس کی روشنی میں یہ بات کہی گئی (یہ یاد رہے مکہ مکرمہ بھی شہر محبوب ہی ہے) گاڑی میں بیٹھے ایک ساتھی نے پوچھ لیا تیسرے درجے کا شہر بھی بتا دیں میں نے کہا مجھے تو ساہیوال لگتا ہے۔ کہ اس میں حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کا دینی ادارہ جامعہ فریدیہ اسلامی خدمات انجام دے رہا ہے۔ نیو جرسی کو جاتے ہوئے ایک پانچ میل لمبی سرنگ سے گذرنا ہوا یہ سرنگ سمندر کے اندر ہے اس کے دائیں بائیں اوپر سمندر کا پانی بہہ رہا ہے۔

نیو جرسی جہاں جلسہ پر جانا ہوا وہاں سے قریباً ستر میل ایک خوبصورت دربار ہے جو خوبصورت گنبد سے سجا ہوا ہے یہ حضرت شیخ بابا غلام محی الدین علیہ الرحمہ کا آستانہ عالیہ ہے جو دو سو سال قبل ترکی سے آئے تھے اور پھر تبلیغ اسلام کرتے کرتے یہیں کے ہو کر رہ گئے یہ آستانہ امریکی مسلمانوں کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مسلمان بھی حاضری دیتے ہیں۔

معذرت اور دعوت

نیو یارک میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ساہیوال کے ایک پرانے دوست کو میری آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے علاقہ کی مسجد کی انتظامیہ سے درخواست کی کہ وہ مسجد میں میرے لئے خطاب کی اجازت دے دیں انہوں نے ایسا کرنے سے معذرت کر دی (نہ معلوم کیوں) تو اس دوست نے اپنی وسیع کوٹھی میں ہی پروگرام بنا لیا دوسرے

احباب کی طرح مسجد کی انتظامیہ کو بھی محفل میں شامل ہونے اور کھانے کی دعوت دی چنانچہ کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ جن میں انتظامیہ کے افراد بھی شامل تھے۔ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونے اور توبہ کرنے کا عنوان تھا۔ حسن اتفاق تھا کہ ہم تمام حاضرین اپنے گناہوں پر شرمسار آنسو بہا رہے تھے۔ اختتام محفل پر انتظامیہ نے صاحب خانہ سے اپنے انکار پر معذرت کی اور شدید اصرار کیا کہ میں مسجد میں خطبہ دوں مگر افسوس میرے پاس وقت نہ تھا ورنہ ضرور حاضری دیتا۔

مسجد فریحہ

سٹی نیو یارک میں ایک بہت بڑی خوبصورت عمارت ہے جس میں قرآن پاک پڑھانے کی درسگاہ مہمانوں کی قیام گاہ، لنگر خانے کا اہتمام، محفل ذکر کا پروگرام وعظ کی مجالس کا اہتمام ہوتا ہے یہ مسجد فریحہ نامی انگریز خاتون نے بنائی جو چند سال قبل اسلام لائیں شیخہ فریحہ نے اپنی خدا داد دولت کو اسلام کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ انہوں نے مختلف ممالک میں اسلامک سنٹر کھول رکھے ہیں جن کا خرچ خود برداشت کرتی ہیں اور ان کے مقرر کردہ نمائندے وہاں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کی محافل کو صبح شام انگریز دیکھتے ہیں۔

سیاہ ٹوپی

نیو یارک، نیو جرسی کے علاوہ مجھے بروکلین میں بھی جانا ہوا۔ یہاں پر چوہدری محمد یونس فریدی نے اہتمام کیا تھا یہ سارا علاقہ یہودیوں کا ہے۔ سارا علاقہ مکمل ویران دکھائی دیتا تھا۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ آج ہفتہ کا دن ہے یہ ان یہودیوں کی عبادت کا دن ہے سبھی چھوٹے بڑے عبادت گاہوں میں ہیں یہودیوں نے اپنی پہچان اور امتیاز کیلئے

جالی کی چھوٹی سی سیاہ ٹوپی کی علامت بنا رکھی ہے۔

وطن واپسی

نیویارک میں گھر سے میری ایک پوتی کا فون ملا جس میں اس نے کہا دادا ابو جلدی آجائیں کہیں آپ پاکستان کا راستہ تو نہیں بھول گئے، پوتی کی اس آواز کی کشش تو اسی کو محسوس ہوگی جو دادا بھی ہو اور لمبا عرصہ پوتی سے دور بھی ہو۔ ۲۱ اگست کو امریکہ سے پھر آٹھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد انگلینڈ پہنچا۔اب بارگاہ قدس اور بارگاہ رسالت میں حاضری کا ذوق ہے اور پھر میرے نزدیک ہر مومن سلطنت الہیہ کا سفیر ہے، اسے چاہیئے کہ بارگاہ میں حاضری دے اور اپنے کردار میں کی گئی کوتاہیوں کی معافی مانگے، عمرہ کا ویزا لگنے میں سعودی حکومت کے موجودہ نظام کے تحت بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا گروپ بندی کی پابندی، ایجنٹ کا ذریعہ، ہوٹل کی بکنگ، آزادانہ سفر ایسی مشکلات شامل ہیں ۔سعودی حکومت کو چاہیئے اس مشکل نظام پر نظر ثانی کرے ۔حرمین شریفین کی حاضری آسان بنائے یہ پوری ملت اسلامیہ کا حق ہے۔یہ تمام مراحل طے ہوجانے کے بعد مسرت ہوئی کہ کام بن گیا ہے، دفتر نے پاسپورٹ وصول کر کے خوشخبری سنائی کہ دو گھنٹہ بعد ویزا لے جائیں ۔مزید مسرت ہوئی جب ویزا لینے گیا تو یہ کہہ کر پاسپورٹ واپس کر دیا گیا کہ اس کی مدت صرف دو مہینے باقی ہے اور ویزا کیلئے مدت کا چھ ماہ ہونا ضروری ہے۔یہ میری بدبختی تھی، محرومی تھی، شومئی قسمت تھی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کا یہ شعر یاد آیا۔

ے اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں؟

میں اور میرے میزبان عزیز بیٹے چوہدری محمد سلیم جو برطانیہ میں مجسٹریٹ بھی ہیں سبھی پریشان ہیں۔ عزیزم چوہدری محمد سلم نے فرانس سے فون پر مشورہ دیا کہ نیا پاسپورٹ بنوالیا جائے۔ سعودی سفارت خانہ نے اجازت دے دی ہے چنانچہ عزیزم چوہدری محمد اسلم کی بھاگ دوڑ اور کوششوں سے صرف ایک گھنٹہ میں پاسپورٹ مل گیا مگر پھر مسلسل تین دن چھٹیاں آڑے آگئیں۔ چوہدری محمد اسلم، محمد سلیم صاحبان کی بھاگ دوڑ سے ویزا لگ گیا۔ وللہ الحمد اس سلسلہ میں حاجی محمد ریاض آف لندن نے بھی خاصی محبت کی، الحمد للہ لمبے سفر کا مقصد پورا ہو گیا۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے سلام پیش کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اپنے کئے کام کی قبولیت کی دعا کی اور کوتاہیوں کی معافی مانگی۔ جامعہ فریدیہ، اساتذہ، طلبہ، طالبات، معاونین، خدام، کارکنان، فریدی صاحبان اور حضور ﷺ کی پوری امت دعاؤں میں یاد ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا سفر بخیر وخوبی طے ہوا اور سفر کا خاتمہ مدینہ منورہ ہوا۔ اللہ کرے زندگی کے سفر کا خاتمہ بھی بالخیر ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ بعدد خلقہ